1 نمو کے ساتھ قیمتوں کا استحکام

1.1 عمومی جائزہ

قیمتوں میں استحکام لانے کے بنیادی مقصد کے حصول کے لحاظ سے مالی سال09ء اسٹیٹ بینک کے لیے کافی دشوار تھا کیونکہ ملکی معاشی عدم توازن میں بگاڑ، عالمی معیشت کی بدحالی اور اشیا کی بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے گرانی اپنی تاریخ کی بلندترین سطح تک پہنچ گئی تھی۔ ملکی سیاسی صورتحال کے باعث بڑھتے ہوئے اخراجات اور قلیل ملکی وسائل میں گرانی میں کمی لانا ایک دشوار کام تھا۔ عالمی معاشی انحطاط اور بیرونی سرمایہ کاروں کی عدم دلچسپی سے بیرونی وسائل کی دستیابی غیر یقینی رہی۔ معاشی صورتحال کی کمزوریوں کی وجہ سے مالی منڈیوں میں ہلچل پیدا ہوگئی جس کے نتیجے میں زری اور زرمبادلہ دونوں منڈیوں میں سیالیت کی شدید کمی پیدا ہوگئی۔ اس صورتحال میں گرانی کو کنٹرول میں کرنے کے لیے پالیسی ریٹ کو بڑھایا گیا اور مالی منڈیوں میں سیالیت کی صورتحال کو صحیح کرنے کے لیے درست انتظامات کیے گئے۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک نے معیشت کا مزید متواتر جائزہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مالی سال09ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر معیشت نے مثبت انداز میں کام کرنا شروع کر دیا ہے اور معیشت کی ظاہری کیفیت کافی حوصلہ افزا ہے اس لیے اسٹیٹ بینک نے اپنی پالیسی کا جائزہ لیتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ زری پالیسی میں مزید کوئی سختی نہیں لائی جائے گی۔ مالی سال09ء کی تیسری سہ ماہی کے اختتام تک معاشی صورتحال میں مزید بہتری آئے گی جس کی وجہ سے اسٹیٹ بینک زری پالیسی میں نرمی لا سکے گا۔ سال کے اختتام پر مالیاتی خسارے اور بیرونی جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں بہتری آئی ہے اور گرانی میں بھی خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر ایک مرتبہ پھر معقول سطح تک پہنچ گئے ہیں جس سے معیشت میں اعتماد کی بحالی کا اظہار ہوتا ہے۔

معاشی مسائل سے نمٹنے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک مسلسل بدلتی معاشی صورتحال اور ابھرتے ہوئے پالیسی چیلنجز سے عہدہ برآ ہونے کے لیے اپنی استعداد میں بہتری لانے پر بھی توجہ دے رہا ہے۔ اس ضمن میں کئی اقدامات کیے گئے ہیں۔ اوّل، معیشت کی بہتر نگرانی کے لیے زری پالیسی بیان کا ششماہی کے بجائے سہ ماہی اجرا۔ دوم، زری پالیسی کمیٹی کے باقاعدہ اجلاس کے ذریعے فیصلہ سازی کے عمل کو مزید ہموار بنانا۔ سوم، بہتر معلوماتی مواد، معاشی پیش رفت کے تجزیے اور اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئیوں کی مدد سے مزید محتاط اور مستقبل بین فیصلہ سازی کرنا۔

زری پالیسی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے ٹی بلز کی نیلامی کے لیے قطع شرح سود کے متعلق فیصلہ کرنے کی ذمہ داری وزارت خزانہ کو سونپ دی گئی ہے۔ یہ اقدام زری پالیسی سے ہم آہنگ ہے اور اس سے قرضہ جاتی اور زری انتظام کے فرائض میں تقسیم نظر آتی ہے۔ حال ہی میں اسٹیٹ بینک نے 200 بیسس پوائنٹ شرح سود کوریڈور متعارف کروایا ہے جو کہ پالیسی ڈسکاؤنٹ ریٹ سے کم ہے تاکہ ترسیلی میکانیت کو زیادہ مؤثر بنایا جاسکے۔

اس کے علاوہ زری پالیسی کے موقف کی وضاحت کے لیے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذرائع کا زیادہ استعمال کیا جاتا ہے اور زری پالیسی بیان کی اشاعت اب اردو میں بھی کی جاتی ہے۔

1.2 زری پالیسی بیان

مالی سال09ء میں تین زری پالیسی بیان (ایم پی ایس) جاری کیے گئے، پہلی ششماہی کے لیے ایک، اور سال کی آخری دو سہ ماہیوں کے لیے ایک ایک ایم پی ایس جاری کی گئی۔ مزید برآں نومبر 2008ء میں مرکزی بینک نے عبوری زری پالیسی کے اقدام کے اعلان کے لیے ایک ضمنی رپورٹ شائع کی تھی۔ مالی سال09ء میں کی دوسری ششماہی میں دو زری پالیسی بیان جاری کرنا ایک نیا قدم ہے اور اسٹیٹ بینک کے پرانے طریقہ کار جس میں سالانہ دو ایم پی ایس جاری کی جاتی تھیں، سے انحراف ہے۔ غیر یقینی معاشی ماحول اور تیزی سے ہونے والی تبدیلیوں اور زری پالیسی کو مزید مؤثر بنانے کے لیے جنوری 2009ء میں اسٹیٹ بینک نے یہ اعلان کیا کہ وہ زری پالیسی سہ ماہی بنیادوں پر پیش کرے گا۔ اگست 2009ء میں اس فیصلے میں مزید توسیع کرتے ہوئے اب مالی سال میں چار کے بجائے چھ ایم پی ایس جاری کی جائیں گی۔ اب زری پالیسی کے فیصلوں کا اعلان جولائی، ستمبر، نومبر، جنوری، مارچ اور مئی کے آخری ہفتے میں کیا جائے گا۔ مزید برآں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ جنوری اور جولائی کی پالیسی کا اعلان ایک تفصیلی زری پالیسی بیان اور پریس کانفرنس کے ساتھ کیا جائے گا جبکہ بقیہ چار ایم پی ایس صرف پریس ریلیز کی شکل میں جاری کی جائیں گی۔

جولائی تا دسمبر 2008ء کی ایم پی ایس میں بڑھتے ہوئے بیرونی جاری حسابات کے خسارے اور مالیاتی خسارے سے متعلق خطرات اور گرانی کی خراب صورتحال کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ میں 100 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کرتے ہوئے اسے 13 فیصد کردیا جسے 30 جولائی 2008ء سے لاگو کیا گیا۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک سے کی گئی قرض گیری بڑھنے کی وجہ سے گرانی پر پڑنے والے ناموافق اثرات کا بھی جائزہ لیا گیا جس پر اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز نے فیصلہ کیا کہ حکومت کو مالی سال 09ء کی ہر سہ ماہی میں مرکزی بینک کو 21 ارب روپے واپس دینے چاہئیں۔ ان اقدامات کے باوجود کچھ اضافی غیر متوقع حالات پیدا ہوگئے اور مالی سال 09ء کے ابتدائی چار مہینوں میں توقع کے مطابق نتائج نہ مل سکے۔ خاص طور پر مالیاتی اور بیرونی جاری حسابات دونوں کے خسارے میں توقع کے مطابق بہتری نہ آسکی، رقوم کی آمد کم ہونے سے زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں کمی آگئی اور پاکستانی روپے کی قیمت تیزی سے گرنے لگی۔ اس خراب معاشی صورتحال کی وجہ سے مرکزی بینک کو نومبر 2008ء میں عبوری زری پالیسی کا اعلان کرنا پڑا جس میں پالیسی ریٹ 200 بیسس پوائنٹس بڑھا کر 15 فیصد کردیا گیا اور اس کا اطلاق 13 نومبر 2008ء سے کیا گیا۔

2008ء کے اختتام تک یہ بات واضح ہوگئی کہ م س 09ء کے مالیاتی اور بیرونی جاری حسابات کے خسارے دونوں م س 08ء کے مقابلے میں کم ہوں گے، تاہم ان دونوں خساروں کا حجم اب بھی زیادہ ہے لیکن اس میں انحطاط کے بھی خطرات ہیں۔ اسی طرح اُس وقت گرانی میں متوقع اور مستقل اضافہ ہوا جو کہ قوزی گرانی کے پیمانوں سے واضح ہوتا ہے۔ ان خطرات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے احتیاطی طریقہ کار اختیار کیا گیا اور م س 09ء کی تیسری سہ ماہی کی ایم پی ایس میں پالیسی ریٹ 15 فیصد برقرار رکھا گیا۔ مالیاتی اور جاری حسابات کے خساروں میں مسلسل بہتری نظر آرہی تھی اور گرانی کی صورتحال بھی بہتر ہونا شروع ہوگئی تھی اس لیے 20 اپریل 2009ء کی چوتھی ایم پی ایس میں اسٹیٹ بینک نے پالیسی ریٹ 100 بیسس پوائنٹس کم کرتے ہوئے اسے 14 فیصد کردیا۔ پالیسی ریٹ میں گذشتہ چار برسوں میں یہ پہلی کمی تھی۔ اپریل 2009ء سے معیشت کے مزید مستحکم ہونے اور گرانی میں تیزی سے کمی آنے کے بعد اگست 2009ء کی گئی ایم پی ایس میں پالیسی ریٹ کو مزید کم کرتے ہوئے 13 فیصد کردیا گیا۔ زری پالیسی نرم کرنے کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک غیر یقینی عالمی ماحول اور ملکی ساختی خامیوں سے وابستہ ان خطرات سے پوری طرح آگاہ ہے جو ادائیگیوں کے توازن، مالیاتی صورتحال اور گرانی میں بگاڑ لا سکتے ہیں۔

1.3 زری و قرضہ جاتی پالیسی کا انتظام

1.3.1 بازارِ زر کے سودے

سیالیت کے انتظام کے لحاظ سے مالی سال 09ء کافی دشوار رہا کیونکہ بین البینک سیالیت میں خاصا اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ مالی سال 09ء میں زری انتظام کے لیے ڈسکاؤنٹ ریٹ میں تبدیلی کے علاوہ بازار زر کے سودے استعمال ہوتے رہے۔ اگرچہ اکتوبر تا نومبر 2008ء کے دوران سیالیت کے مستقل ادخال کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ اور لازمی شرح سیالیت تبدیل کی گئی۔ خالص بیرونی اثاثوں کی کمی اور چند مقامی بینکوں کے استحکام کے حوالے سے منڈی میں پھیلنے والی افواہوں کی وجہ سے مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں سیالیت کی صورتحال بدستور دباؤ میں رہی۔ پہلی سہ ماہی میں بہ وزن اوسط شرح 200 بیسس پوائنٹس کے اندر رہی تاہم مالی سال 09ء کی دوسری اور تیسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک نے بین البینک بازار زر کو دانستہ سیال رکھا تاکہ سیالیت کے مذکورہ خدشات کو کم کیا جاسکے اور نجی شعبے اور حکومت کو مناسب رقوم فراہم ہوتی رہیں۔ مثال کے طور پر اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے ذریعے پہلی ششماہی میں 492.6 ارب روپے اور دوسری ششماہی میں 739.5 ارب روپے کا ادخال کیا (دیکھئے **شکل 1.1** اور **جدول 1.1**)۔ اس کے علاوہ مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران مطلوبہ نقد محفوظ میں 400 بیسس پوائنٹس میں کمی اور میعادی واجبات پر لازمی شرح سیالیت ختم کرتے ہوئے 270 ارب روپے کا مستقل ادخال کیا۔ مزید برآں مالی سال 09ء کے دوران بینکوں نے سیالیت کی قلّت کسی حد تک دور کرنے کے لیے ڈسکاؤنٹ ونڈو کی سہولت سے 932.2 ارب روپے حاصل کیے۔

شکل 1.1: بازارِ زر کے سودے

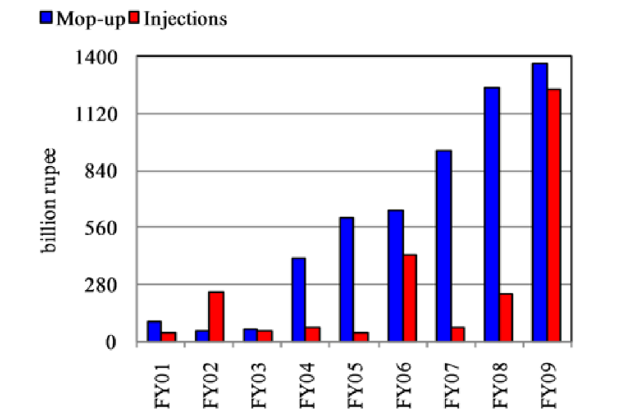

مالی سال 09ء کے دوران بہ وزن اوسط شبینہ نرخ 11.03 فیصد رہا جو زری پالیسی موقف سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم مالی سال 09ء میں سیالیت پر دباؤ اور دوسری اور تیسری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی بین البینک بازار زر کو

دانستہ سیال رکھنے کی حکمت عملی کی وجہ سے بہ وزن اوسط شبینہ نرخ کی تغیر پذیری میں نمایاں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 1.2)۔

جدول 1.1: مالی سال 09ء کے دوران بازارزر کے سودے

	بازارزر کے سودے (ارب روپے)			بہ وزن اوسط شبینہ ریپوریٹ	
	انجذاب	ادخال	خالص انجذاب	اوسط	ایس ڈی
پہلی سہ ماہی	436.1	254.6	181.4	11.0	1.6
دوسری سہ ماہی	384.3	237.9	146.4	9.0	2.2
تیسری سہ ماہی	392.3	60.0	332.3	11.0	1.6
چوتھی سہ ماہی	155.0	679.5	-524.5	12.3	1.3
مالی سال 09ء	**1367.7**	**1232.1**	**135.6**	**11.0**	**2.0**

1.3.2 ڈسکاؤنٹ ونڈو کی سرگرمیاں

سیالیت کے انتظام کے دیگر اقدامات کے ساتھ ساتھ بینکوں نے سال کے دوران ڈسکاؤنٹ ونڈو سے مجموعی طور پر 932.2 ارب روپے حاصل کیے (دیکھئے شکل 1.3)۔ مالی سال 09ء کے دوران ڈسکاؤنٹ ونڈو پر حاضری کی تعداد کم ہو کر 123 ہوگئی جبکہ یہ مالی سال 08ء میں 137 تھی۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی ڈسکاؤنٹنگ میں سے 73.6 فیصد پہلی دو سہ ماہیوں کے دوران حاصل کی گئی جب بین البینک بازارزر میں سیالیت کی شدید قلت تھی۔

شکل 1.2: ہفتہ وار بہ وزن اوسط شبینہ نرخ (فیصد)

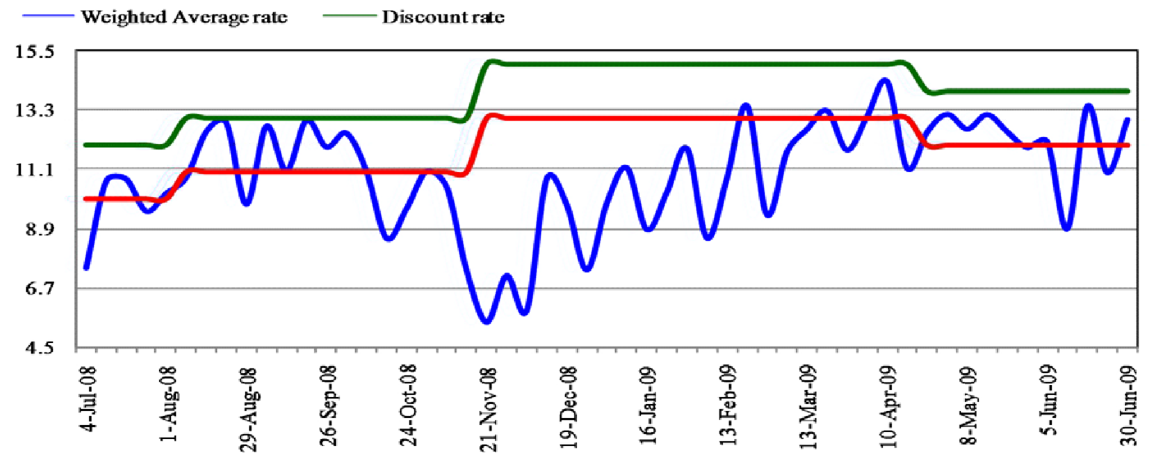

1.3.3 لازمی شرح سیالیت اور مطلوبہ نقد محفوظ

مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی (خاص طور پر دوسری سہ ماہی) میں سیالیت کی کمی بدستور رہی جس کا سبب خالص بیرونی اثاثوں کی کمی اور چند مقامی بینکوں کے استحکام کے حوالے سے منڈی میں پھیلنے والی افواہیں تھیں۔ بازارزر کے سودوں کے ذریعے ادخال اور بینکوں کے ڈسکاؤنٹ ونڈو تک رسائی میں اضافے کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے منڈی میں سیالیت کی صورتحال اور پائیداری کی بحالی کے لیے کئی اقدامات کیے جو کہ درج ذیل ہیں:

- 11 اکتوبر سے یکم نومبر 2008ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مطلوبہ نقد محفوظ میں 400 بیسس پوائنٹس کی کمی کر کے اسے میعادی وطلبی واجبات کا 5 فیصد کر دیا۔ یہ کمی مرحلہ وار کی گئی: 11 اکتوبر کو 100 بیسس پوائنٹس، 18 اکتوبر کو 200 بیسس پوائنٹس اور یکم نومبر کو 100 بیسس پوائنٹس کمی کی گئی۔

شکل 1.3: ڈسکاؤنٹنگ

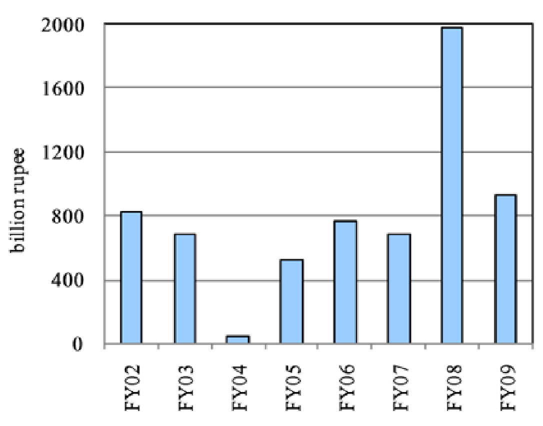

- اسٹیٹ بینک نے 18 اکتوبر 2008ء سے ایک سال اور اس سے زائد مدت کی میعادی امانتوں کو لازمی شرح سیالیت سے مستثنیٰ قرار دے دیا۔
- 18 اکتوبر 2008ء سے اسٹیٹ بینک نے ''عرصیت تک برقرار'' کے زمرے میں شامل تمام تمسکات پر قرض گیری کی اجازت دے دی جو کہ سہ روزہ ریپو/ بازارزر کے سودوں کے تحت دی جاتی ہے۔
- 18 اکتوبر 2008ء سے اسٹیٹ بینک نے میعادی وطلبی واجبات کے پی آئی بیز اور ٹی ایف سیز کی لازمی شرح سیالیت کی حد 5 فیصد سے بڑھا کر 10 فیصد کردی۔

مذکورہ بالا اقدامات کے نتیجے میں بین البینک بازار کی صورتحال جلد ہی معمول پر آ گئی۔ ان اقدامات سے بینکاری شعبے میں 270 ارب روپے کا مستقل ادخال کیا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے اکتوبر 2008ء میں سیالیت میں جو اضافہ کیا اس سے منڈی میں نمایاں بہتری آئی اور بینکوں کے ذخائر کی صورتحال بہتر ہوئی۔ مالی سال 09ء کی تیسری سہ ماہی میں نجی شعبے کے قرضہ جات میں سست روی کی وجہ سے اضافی ذخائر بڑھتے گئے۔ اضافی ذخائر 30 ستمبر 2008ء کی 2.1 فیصد (79 ارب روپے) کی پست سطح سے بڑھ کر جون 09ء کے اختتام پر میعادی وطلبی واجبات کا 13.24 فیصد (543.97 ارب روپے) ہوگئے (دیکھئے **شکل 1.4**)۔ (اضافی سیالیت کا مطلب وہ فاضل حکومتی تمسکات/ نقد رقوم ہیں جو لازمی شرح سیالیت اور کم از کم مطلوبہ نقد محفوظ کے علاوہ ہوں)۔ بینکاری نظام میں سیالیت کی بہتری کے نتیجے میں سیالیت کے تفاوت (یعنی شفاف بین البینک امانتی شرحوں اور گروی ریپو ریٹ کے درمیان فرق) میں نمایاں کمی آئی ہے۔

شکل 1.4: حکومتی وثیقہ جات میں بینکوں کی اضافی سیالیت

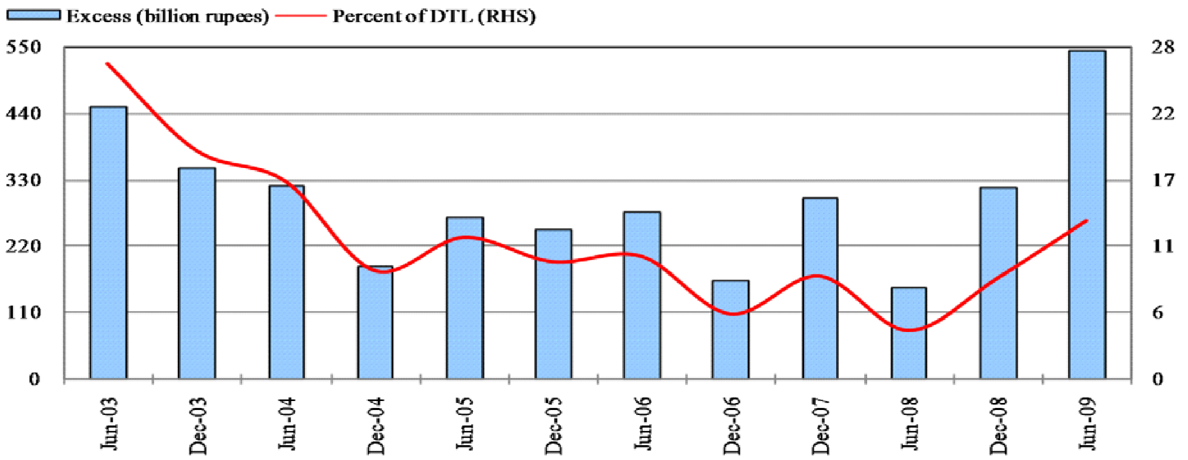

شکل 1.5: یافت کی ساخت

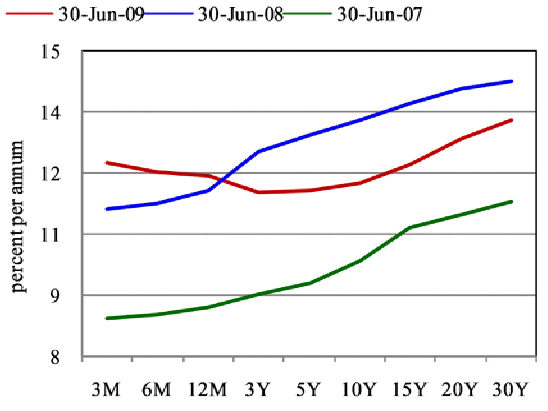

1.4 شرح سود کے رجحانات/خط یافت

اسٹیٹ بینک کی جانب سے 2005ء سے جاری سخت زری پالیسی موقف کی وجہ سے مالی سال 09ء کی پہلی ششماہی میں دوبار ڈسکاؤنٹ ریٹ میں اضافہ کیا گیا۔ جولائی اور نومبر 2008ء میں ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 100 اور 200 بیسس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا۔ یہ اقدامات مجموعی طلب کو قابو میں رکھنے کے لیے کیے گئے تھے۔ مختلف عرصیت کے لیے حکومتی تمسکات پر قطع شرح سود میں اضافہ کیا گیا اور اسی کے مطابق خط یافت میں تبدیلی آئی۔ بہرحال فروری 2009ء سے گرانی میں کمی کے بعد سے اسٹیٹ بینک نے ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 100 بیسس پوائنٹس کی کمی کی جس کا اطلاق 21 اپریل 2009ء سے کیا گیا (دیکھئے **شکل 1.5**)۔ ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کمی کی وجہ سے منڈی کے شرح سود میں بھی کمی آنا شروع ہوگئی تھی۔

شکل1.6: منڈی کی شرح سود کا رجحان (فیصد)

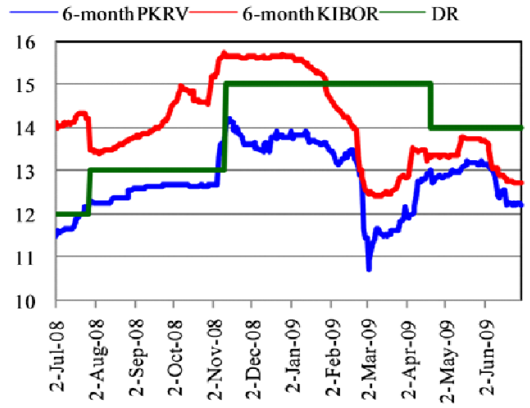

سال کے دوران مختلف مدتوں کے کائبور میں حرکت پذیری سے سیالیت کی صورتحال اور شرح سود کی توقعات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر 11 نومبر 2008ء کو ششماہی کائبور 15.76 فیصد کی بلند سطح پر پہنچ گیا اور مالی سال09ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک اسی سطح پر برقرار رہا۔ اسی طرح نومبر 2008ء سے جنوری 2009ء کے دوران 12 ماہی کائبور تقریباً 16 فیصد تک رہا (دیکھئے **شکل 1.6**)۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے سیالیت کے انتظام کے نتائج مالی سال09ء کی دوسری ششماہی کے آغاز سے نظر آنے لگے تھے جب کائبور کم ہونا شروع ہوا۔ مارچ 2009ء میں نجی شعبے کے قرضہ جات اور شرح سود میں متوقع کمی کی وجہ سے ششماہی کائبور میں تیزی کے ساتھ کمی دیکھی گئی۔

1.5 قرضوں اور زری انتظام کی تقسیم

قرضوں اور زری انتظام کو مزید بہتر بنانے اور انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ کرنے کے لیے جنوری 2009ء میں اسٹیٹ بینک نے دو اہم اقدامات کیے: (1) ٹریژری بلز اور پاکستان انوسٹمنٹ بانڈ کی نیلامی کے شیڈول کا پیشگی اعلان اور نیلامی کے تعین کے لیے حجم پر مبنی طریقہ۔ ایک سیال حکومتی قرضہ منڈی کی تشکیل کے لیے یہ بہت اہم اقدام ہے۔ (2) آئندہ وزارت خزانہ ٹی بلز اور پی آئی بیز کی ابتدائی نیلامیوں کے لیے حد یافت کا فیصلہ کرنے کی ذمہ دار ہوگی۔ اسٹیٹ بینک ان نیلامیوں کے عملی پہلو کی نگرانی جاری رکھے گا اور جہاں تک منڈی کا تعلق ہے موجودہ طریقہ کار میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

1.6 حکومتی بانڈ منڈی

پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز

مالی سال09ء میں پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) مالی سال08ء کے مقابلے میں بدستور یکساں رہے۔ ایس بی پی گذشتہ پی آئی بیز کو دوبارہ کھولنے کی حکمت عملی کو جاری رکھے ہوئے ہے تاکہ سیالیت اور نشانیہ فراہم کرنے کے حجم میں بہتری لائی جاسکے۔ حکومت پاکستان نے پی آئی بی کی ابتدائی نیلامیوں میں 7 سال کی مدت کا ایک اور بانڈ متعارف کرایا ہے۔ پی آئی بی کی نیلامی کے شیڈول کے پیشگی اعلان سے نہ صرف منڈی کے شرکا کو بانڈز کی فراہمی کی یقینی ہوتی ہے بلکہ حکومتی قرض گیری کی مطلوبہ سطح کو جاننے میں بھی مدد ملتی ہے۔ بینک 10 سال کی مدت کے پی آئی بیز میں اور بیمہ کمپنیاں طویل مدتی پی آئی بیز میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہیں۔ مالی سال09ء کے اختتام پر پی آئی بیز کی واجب الادا رقوم 440.99 ارب روپے ہے جبکہ گذشتہ سال کے اختتام پر یہ 411.63 ارب روپے تھی (دیکھئے **جدول 1.2**)۔

جدول1.2: مالی سال09ء کے دوران عرصیت مکمل کرنے اور جاری ہونے والی پی آئی بیز

28 مئی 2009ء تک

مدت	عرصیت	ظاہری قدر پر جاری کردہ رقوم				مجموعی اجرا	انحراف	بہ وزن اوسط اجرائی یافت	اجرائی یافت کا فیصد حصہ
		30اگست08ء	**19فروری09ء**	**16اپریل09ء**	**28 مئی09ء**				
3سالہ	14,088.0	187.5	3,977.5	3,071.5	2,866.5	10,103.0	-3,985.0	0.1	0.1
5سالہ	27,765.3	0.0	3,023.2	2,830.0	2,988.0	8,841.2	-18,924.1	0.1	0.1
7سالہ	0.0	200.0	2,735.0	2,592.0	1,800.0	7,327.0	7,327.0	0.1	0.1
10سالہ	0.0	688.3	7,821.0	14,156.0	12,365.5	35,030.8	35,030.8	0.1	0.5
15سالہ	0.0	56.0	1,180.0	63.4	103.0	1,402.4	1,402.4	0.2	0.0
20سالہ	0.0	0.0	1,500.0	200.0	200.0	1,900.0	1,900.0	0.2	0.0
30سالہ	0.0	2,500.0	2,000.0	100.0	2,000.0	6,600.0	6,600.0	0.1	0.1
کل	**41,853.3**	**3,631.8**	**22,236.7**	**23,012.9**	**22,323.0**	**71,204.4**	**29,351.1**	**0.1**	**1.0**

مختلف قسم کے قرضہ جاتی وثیقہ جات کے تنوع میں کمی لانے کی حکمت عملی کے لیے حکومتی تمسکات کی یکجائی اور انہیں معیاری بنانے کی ضرورت ہے جبکہ مخصوص اجرائیوں کے حجم پر بھی توجہ مرکوز کرنی ہوگی۔ حکومتی بانڈز کو مقبول اور معیاری عرصیت کے تمسکات تک محدود کر کے حکومت کو ان تمسکات کے لیے سیالیت بڑھانے میں مدد ملے گی۔

ٹریژری بلز

خط یافت کے ابتدائی سرے پر حکومت نے ایم ٹی بیز کی تینوں مدت میں خالص 304.3 ارب روپے جمع کیے۔ دوسری ششماہی میں شرح سود میں تبدیلی کی وجہ سے 12 ماہی ایم ٹی بیز زیادہ حاصل کیے گئے۔ نیلامی کے شیڈول کے پیشگی اعلان جس سے حکومتی قرض گیری کی ضروریات کے بارے میں واضح تصور ملتا ہے، سے ایم ٹی بی کی ابتدائی منڈی کی سرگرمیوں میں مزید اضافہ ہوگیا۔ حد یافت حکومتی قرض گیری کی ضروریات جو کہ نیلامی کے کیلنڈر سے ظاہر ہوتی ہے اور شرح سود کی توقعات کے مطابق رہی (دیکھئے **جدول 1.3**)۔

جدول 1.3: ٹریژری بلز

سہ ماہی	نیلامیوں کی تعداد[1]	ہدف	عرصیت	ظاہری قدر پر پیش کردہ رقوم	قبول کردہ رقوم	
					حاصل شدہ قدر	ظاہری قدر
پہلی سہ ماہی	7	430,000	397,239	430,279	289,145	297,612
دوسری سہ ماہی	7	500,000	395,193	577,619	486,713	502,419
تیسری سہ ماہی	6	565,000	517,775	1,609,197	631,496	684,177
چوتھی سہ ماہی	6	350,000	250,537	713,129	339,470	380,847
مالی سال 09ء	**26**	**1,845,000**	**1,560,744**	**3,330,224**	**1,746,824**	**1,865,055**

[1] تمام نیلامیاں مقرر تاریخوں کی بنیاد پر کی گئی ہیں

حکومتی اجارہ صکوک

حکومت پاکستان کا مالی سال 09ء میں اجارہ صکوک کا اجرا ایک اور اہم کارنامہ ہے۔ حال ہی میں حکومت نے تین سالہ مدت کے صکوک کی تین نیلامیاں کی ہیں جس کی اجرائیوں کے لحاظ سے مالیت 27.85 ارب روپے ہے (دیکھئے **جدول 1.4**)۔ اجارہ صکوک کا اجرا بین البینک اسلامی زری منڈی کی ترقی کی جانب ایک اہم قدم ہے کیونکہ یہ اسلامی اور روایتی دونوں طرح کے بینکوں کو متبادل سرمایہ کاری فراہم کرتے ہیں۔ اجارہ صکوک ششماہی رواں شرح کے وثیقہ جات ہوتے ہیں جن کا نشانیہ ششماہی ایم ٹی بی نیلامی کی بہ وزن اوسط شرح ہے۔

جدول 1.4: مالی سال 09ء کے دوران اجارہ صکوک کی نیلامیوں کی تفصیلات

ملین روپے

نیلامی کی تاریخ	قبول کردہ رقوم	ایم ٹی بی پر منافع (بیسس پوائنٹس)
26 ستمبر 2008ء	6,522.5	+45.0
29 دسمبر 2008ء	6,000.0	+75.0
11 مارچ 2009ء	15,325.0	+0.0
کل	**27,847.5**	

1.7 زری پالیسی کی تشکیل اور نفاذ کے عمل کا استحکام

مالی سال 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی اندرونی زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس باقاعدگی سے ہوئے جس کی صدارت گورنر اسٹیٹ بینک نے کی۔ ان اجلاسوں میں معاشی نمو، پالیسی میں تبدیلیوں کی ضرورت کا جائزہ لیا جاتا ہے اور ایس بی پی کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کو پیش کرنے کے لیے زری پالیسی بیان منظور کیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی کے اجلاس کی روداد تیار کر کے تمام اراکین تک پہنچائی جاتی ہے۔ اندرونی زری پالیسی کمیٹی کو فراہم کی جانے والی معلومات میں بہتری لائی گئی ہے جس میں نہ صرف خود سے تیار کی گئی جداول اور اشکال کے ذریعے اہم معاشی متغیرات کے رجحانات اور پیش رفت کا خلاصہ ہوتا ہے بلکہ اہم معاشی متغیرات کے بارے میں تفصیلی پیش گوئی ہوتی ہے۔ یہ خلاصہ اپ ڈیٹ کر کے ہر ماہ کی 20 تاریخ کو زری پالیسی کمیٹی کے تمام اراکین کو بھجوایا جاتا ہے جس کے بعد ایک ہفتے کے اندر اس کا اجلاس بلایا جاتا ہے۔ مزید برآں زری پالیسی کی بہتر تفہیم کے لیے کمیٹی اراکین کو کئی رپورٹس اور پالیسی نوٹس بھی پیش کیے جاتے ہیں جن میں اہم زری مجموعوں کا تجزیہ شامل ہوتا ہے جیسے حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کے قرضہ جات، بینکاری و مالی اداروں میں پیش رفت، موجودہ زری انتظام کے طریقہ کار اور زری پالیسی کی تشکیل میں مزید بہتری، اور عمل درآمد کے طریقے اور موجودہ

مسائل (جیسے اجناس کے حوالے سے حکومتی معاملات، گردشی قرضے وغیرہ) کے لیے سفارشات شامل ہیں۔ زری پالیسی کی تشکیل کے طریقہ کار میں شفافیت اور ساکھ میں مزید اضافے کے لیے اسٹیٹ بینک نے حال ہی میں 15 اگست 2009ء کو جاری ہونے والے زری پالیسی بیان میں اعلان کیا تھا کہ ایک آزاد زری پالیسی کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے جس میں اسٹیٹ بینک کے نمائندگان کے ساتھ بیرونی ماہرین بھی شامل ہوں گے۔

مالی سال 09ء میں زری پالیسی کی اصلاح اور زری پالیسی کے ڈھانچے کو مزید بہتر بنانے کے لیے قرض اور زری انتظام کو علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ خاص طور پر جنوری 2009ء سے ٹی بلز اور پی آئی بیز کی نیلامی کے لیے قطع شرح سود کے متعلق فیصلہ کرنے کی ذمہ داری وزارت خزانہ کو سونپ دی گئی ہے تاہم اسٹیٹ بینک صرف نیلامی کے عملی پہلو کی نگرانی کا انتظام کرے گا۔ اس اقدام سے منڈی پر یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قطع شرح سود میں تبدیلی سے زری پالیسی کے موقف کی عکاسی نہیں ہوتی اور اس طرح اسٹیٹ بینک سیالیت کا انتظام زری پالیسی کے موقف کے ساتھ تسلسل میں رکھنے پر توجہ دے سکے گا۔ اس کے علاوہ دسمبر 2008ء سے قرض اور زری انتظام کو علیحدہ کرنے کے لیے وزارت خزانہ نے ٹی بلز اور پی آئی بیز کے لیے نیلامی کے شیڈول کا سہ ماہی بنیادوں پر پیشگی اعلان کے ساتھ انفرادی نیلامیوں کے ہدف کا بھی اعلان کرنا شروع کر دیا ہے اس کے علاوہ وزارت خزانہ نے نیلامی کے نتائج اخذ کرنے کے لیے حجم پر مبنی انداز اپنایا ہے۔ مزید برآں آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹینڈ بائی اریجنمنٹ کے تحت حکومت نے اسٹیٹ بینک کے ذریعے کی گئی قرض گیری کو سہ ماہی حدود کے اندر رکھا ہے۔ ان اقدامات سے قرض گیری کی حکومتی ضروریات پوری کرنے میں شفافیت آئی ہے اور یہ اسٹیٹ بینک کے مؤثر انتظام سیالیت کے لیے نیک شگون ہے۔

حال ہی میں اگست 2009ء میں اسٹیٹ بینک نے اپنے زری لین دین کے لیے ایک نیا فریم ورک نافذ کرتے ہوئے بازارِ زر کے شبینہ ریپو ریٹ کے لیے ایک کوریڈور متعارف کروایا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا پالیسی ریٹ ریپو ریٹ کی بالائی حد کا کام دے گا اور نئی شبینہ امانت سہولت جو پالیسی ریٹ سے 300 بیسس پوائنٹس کم ہوگی، زیریں حد کا کام دے گی۔ اس فریم ورک سے سیالیت کے انتظام میں بہتری آئے گی، منڈی کے اشاروں کا اثر بڑھے گا اور بازارِ زر کے سودوں میں استحکام اور شفافیت کو فروغ ملے گا۔ نیا فریم ورک زری پالیسی کے ترسیلی اشاروں میں بہتری لائے گا جس سے زرخوں کے استحکام میں اس کا کردار مضبوط ہوگا۔

مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے متعلقہ فریقوں اور عام لوگوں تک زری پالیسی کا مؤثر ابلاغ بے حد ضروری ہے۔ اس مقصد کے تحت پالیسی موقف واضح کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کے افسران مالی شعبے کے تجزیہ کاروں سے مختلف اجلاس کرتے ہیں، مضامین لکھتے ہیں اور میڈیا کو انٹرویو دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے زری پالیسی بیان کی مطبوعہ کاپیاں ملک کی اہم یونیورسٹیوں، مالی اور تحقیقی اداروں میں بھیجنا شروع کر دی ہیں۔

1.8 میکرو ماڈلنگ اور فورکاسٹنگ

جدید دور کی مرکزی بینکاری زری پالیسی کی اثر پذیری، زری پالیسی کی تشکیل اور دور رس طرز فکر اپنانے کے ساتھ براہ راست جڑی ہوئی ہے۔ اس ضمن میں اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی کرنے کی استعداد بڑھانے کے لیے مسلسل کوششیں کی گئی ہیں۔

قابل اعتماد پیش گوئی کے لیے ایس بی پی نے مختلف ماڈیولز تیار کیے ہیں جو اہم معاشی اظہاریوں کی پیش گوئی کرتے ہیں۔ زری پالیسی کی تشکیل میں گرانی کی توقعات کے اہم کردار کی وجہ سے گرانی کی پیش گوئیوں کے لیے 14 ساختی اور غیر ساختی ماڈلز کا پیکیج تیار کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ برآمدات، درآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات کی آئندہ کی پیش گوئی کے لیے سالانہ، سہ ماہی اور ماہانہ ساختی اور غیر ساختی ماڈلز بنائے گئے ہیں۔ یہ ماڈلز گرانی کی صورتحال کے تجزیے اور بیرونی شعبے کی پیش گوئی کے لیے ہر ماہ اپ ڈیٹ کیے جاتے ہیں۔ یہ زری مجموعوں کی آئندہ کی پیش گوئی میں بھی مدد کرتے ہیں۔ یہ پیش گوئیاں خاص طور پر معاشی فریم ورک میں بار بار استعمال ہوتی ہیں جو کہ فنانشل پروگرامنگ اپروچ پر مبنی ہوتی ہیں تاکہ اہم معاشی متغیرات کے لیے تسلسل کے ساتھ پیش گوئی اخذ کی جا سکے۔ اس فریم ورک کو استعمال کرتے ہوئے اہم متغیرات کی سالانہ اور وسط مدتی پیش گوئیاں / پروگرام تیار کیے جا رہے ہیں۔ تیار کی جانے والی سالانہ پیش گوئیاں ہر ماہ اپ ڈیٹ کی جاتی ہیں اور ایس بی پی کی اندرونی زری پالیسی کمیٹی اس کا جائزہ لیتی ہے۔ زیادہ مؤثر اور مستقبل کی پالیسی بنانے میں یہ معلومات اہم ہیں۔ مزید برآں شرح مبادلہ پر آئی ایم ایف کے مشاورتی گروپ (سی جی ای آر) کا طرز فکر اختیار کر کے شرح مبادلہ کے اتار چڑھاؤ کا حساب لگایا جاتا ہے اور اسے سہ ماہی جائزے کے لیے زری پالیسی کمیٹی کو بھجوایا جاتا ہے۔

زری پالیسی کی تشکیل کے مستقبل بین تجزیے کو مزید تقویت دینے کے لیے اسٹیٹ بینک ایسے میکرو اکنامک ماڈلز تیار کر رہا ہے جس میں معیشت کے چار اہم شعبوں کے بین الشعبہ جاتی اور شعبوں کے اندرونی اہم معاشی متغیرات کے رویوں کی پیش گوئی کی جاسکے گی۔ اس ماڈل میں حقیقی، بیرونی، مالیاتی اور زری شعبہ شامل ہیں۔ مزید برآں ایک علیحدہ ٹیم جدید تکنیک ڈائنامک اسٹاکیسٹک جنرل ایکولیبریم (ڈی ایس جی ای) استعمال کرتے ہوئے ایک اور میکرو اکنامک ماڈل تیار کر رہی ہے۔

1.9 تحقیقی فرائض کا استحکام

زری پالیسی و تحقیق کلسٹر (ایم پی آر سی) نہ صرف زری پالیسی مرتب کرنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے بلکہ اپنے اقتصادی جائزوں، تحقیقی کاموں، مالی تجزیوں، اعداد و شمار مرتب کرنے اور اس کی تقسیم کے ذریعے جامع اقتصادی و مالی پالیسیوں کی تشکیل کے لیے مواد بھی فراہم کر رہا ہے۔ ایم پی آر کلسٹر پانچ شعبوں تحقیق، زری پالیسی، معاشی تجزیہ، مالی استحکام اور شماریات پر مشتمل ہے۔ ایم پی آر کلسٹر نے تربیت، دوروں، ماہرین کی شمولیت، معیاری جریدوں تک رسائی، ریسرچ بلیٹن اور ڈیٹا بیسز کی مدد سے اپنی صلاحیتوں کو بڑھانے کا عمل جاری رکھا ہوا ہے۔

1.9.1 ایس بی پی ورکنگ پیپرز

اسٹیٹ بینک کے ورکنگ پیپرز کا آغاز ستمبر 2001ء میں ہوا جس کا مقصد اطلاقی تحقیق میں اسٹیٹ بینک کی صلاحیتوں کو تقویت اور معاشی مسائل پر فکری بحث کو فروغ دینا ہے۔ سیریز کے لیے اسٹیٹ بینک کے افسران اپنا تحقیقی مقالہ جمع کراتے ہیں جبکہ دو مبصرین ان مقالات کا بغور جائزہ لیتے ہیں، اس کے علاوہ یہ مقالہ شائع کرنے سے پہلے سیمینار میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے اقتصادی مشیر ایس بی پی کے ورکنگ پیپرز کے ایڈیٹر ہیں۔ شعبہ تحقیق کا اپلائیڈ اکنامک ڈویژن ان پیپرز کی سیریز کے انتظام میں ایڈیٹر کی مدد کرتا ہے۔ مالی سال 09ء کے دوران اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر 5 ورکنگ پیپرز شائع کیے گئے۔

1.9.2 ایس بی پی ریسرچ بلیٹن

اسٹیٹ بینک کے شعبہ تحقیق نے ایسے تحقیقی ادارے کی حیثیت سے اپنی منفرد شناخت بنالی ہے جو ایک ریسرچ بلیٹن جاری کرتا ہے۔ یہ خبرنامہ اس وقت امریکن اکنامک ایسوسی ایشن کے جرنل آف اکنامک لٹریچر کی فہرست میں شامل ہے۔ اسٹیٹ بینک کا پہلا ریسرچ بلیٹن مالی سال 2005ء میں شائع ہوا تھا اور مالی سال 09ء کے آخر تک اس کے 7 شمارے شائع ہو چکے ہیں جو کہ ایس بی پی کی ویب سائٹ پر دستیاب ہیں۔ ان میں چار شمارے پاکستانی معیشت سے متعلق ہیں جبکہ تین میں اسٹیٹ بینک کی بین الاقوامی کانفرنسز کا احوال بیان کیا گیا ہے اور اس میں شامل مواد مرکزی بینکاری سے متعلق ہے۔ ریفریز کے دیکھے ہوئے مضامین پر مشتمل ایک باقاعدہ شمارہ، اور اسٹیٹ بینک کانفرنس[1] کے لیے موصولہ مضامین پر مشتمل خصوصی شمارہ مالی سال 09ء کے دوران شائع ہوا۔

1.9.3 اسٹیٹ بینک کی عالمی کانفرنسیں و سیمینار

2009ء کے دوران ''ابھرتی ہوئی منڈی کی معیشتوں میں گرانی سے نمٹنا'' کے موضوع پر کانفرنس کے انعقاد کا منصوبہ تھا تاہم ناگزیر وجوہات کی بنا پر یہ کانفرنس منعقد نہ کی جاسکی۔ بہرحال 11 اپریل 2009ء کو ایک سیمینار میں عالمی شہرت یافتہ معیشت دان پروفیسر ڈاکٹر اسد زمان کو مدعو کیا گیا جس میں انہوں نے نظریاتی اکانومیٹرکس کے حوالے سے ''منڈی کی معیشت اور اس کی حدود'' پر لیکچر دیا جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

1.9.4 قومی زبان میں اسٹیٹ بینک کے معاشی جائزوں کا ابلاغ

شعبہ تحقیق کا ترجمہ ڈویژن اسٹیٹ بینک کی رپورٹوں کے اردو زبان میں ترجمے کا کام انجام دیتا رہا۔ یہ رپورٹیں انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں بیک وقت جاری کی گئیں۔ مالی سال 09ء کے دوران مندرجہ ذیل مطبوعات کا اردو ترجمہ کیا گیا۔

زری پالیسی بیان جولائی تا دسمبر 2008ء

[1] اگرچہ اسٹیٹ بینک کانفرنس چند ناگزیر حالات کی وجہ منعقد نہ کی جاسکی تاہم کانفرنس کے لیے موصولہ مضامین کو دو ناقدانہ تجزیوں کے ساتھ ایس بی پی کے ریسرچ بلیٹن کے خصوصی شمارے میں شائع کیا گیا۔

عبوری زری پالیسی اقدامات نومبر 2008ء
زری پالیسی بیان جنوری تا مارچ 2009ء
زری پالیسی بیان اپریل تا جون 2009ء
سالانہ رپورٹ جلد اوّل اور دوم مالی سال 08ء
مالی استحکام کا جائزہ 08-2007ء
پہلی سہ ماہی رپورٹ مالی سال 09ء
دوسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 09ء
تیسری سہ ماہی رپورٹ مالی سال 09ء

1.9.5 اسٹیٹ بینک کے سالانہ / سہ ماہی جائزے

ایس بی پی ایکٹ کے مطابق مرکزی بینک کو سہ ماہی بنیادوں پر پاکستان کی معیشت کی کیفیت کا تخمینہ پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنا ہوتا ہے اس لیے اسٹیٹ بینک سال میں تین سہ ماہی اور ایک سالانہ رپورٹ تیار کرتا ہے جو پارلیمنٹ میں جمع کرنے کے بعد عام کی جاتی ہے۔ ان رپورٹوں میں ملکی معیشت میں ہونے والی پیش رفت کا جامع جائزہ اور عالمی تبدیلیوں کے اثرات کا احوال ہوتا ہے جن کا ملکی معاشی کارکردگی پر نمایاں اثر پڑ سکتا ہے۔ مزید برآں ان رپورٹوں میں مرکزی بینک اور حکومت کے اقدامات کے اثرات کا جائزہ اور ملک کو درپیش دشواریوں کے بارے میں معلومات دی جاتی ہیں۔ یہ دستاویزات اسٹیٹ بینک کے لیے ایک ایسا ذریعہ ہیں جن کی مدد سے مختلف پالیسیوں اور معاشی مسائل کے درمیان باہمی رابطوں کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ عوام میں بڑھتی ہوئی آگہی کے نتیجے میں زیادہ مؤثر پالیسیاں بن رہی ہیں۔

1.9.6 گرانی کی نگرانی

قیمتوں میں استحکام لانا مرکزی بینک کا ایک اہم فریضہ ہے جس کے لیے اسٹیٹ بینک گرانی کے رجحانات کا مسلسل مشاہدہ اور تخمینہ لگا رہا ہے۔ اس فرض کی ادائیگی کے لیے اسٹیٹ بینک مارچ 2005ء سے باقاعدگی کے ساتھ ''انفلیشن مانیٹر'' نامی ماہانہ دستاویز شائع کر رہا ہے۔ یہ دستاویز ملکی اور عالمی معیشت دونوں میں قیمتوں میں تبدیلی کے بارے میں وسیع جائزہ فراہم کرتی ہے۔ مزید یہ کہ اس رپورٹ میں مختلف شماریاتی جدول بھی ہوتی ہیں جن سے ملکی گرانی پر ابھرتے ہوئے رجحانات کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

1.9.7 انفلیشن اسنیپ شاٹ

'انفلیشن اسنیپ شاٹ' میں گرانی پر بنیادی شماریات فراہم کی جاتی ہیں جسے وفاقی دفتر شماریات (ایف بی ایس) جاری کرتا ہے اور اسٹیٹ بینک اس کا حساب لگاتا ہے۔ قیمتوں سے متعلق ایف بی ایس کے اعداد و شمار جاری ہونے کے ایک دن بعد اسے اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ (www.sbp.org.pk) پر جاری کیا جاتا ہے۔ قوزی گرانی کی مختلف پیمائشیں اس میں درج ہوتی ہیں۔ مختلف ٹائم فریم کے ساتھ گرانی کی رپورٹ بھی مہیا کی جاتی ہے جو کہ سال بسال، اوسط مدت (یا سال تا تاریخ)، سالانہ (12 ماہی اوسط حرکت پذیری) کے ساتھ ساتھ ماہ بہ ماہ بنیادوں پر ہوتی ہیں۔

1.9.8 شعبہ شماریات کی مطبوعات

تحقیق و پالیسی سازی کے لیے معیاری اقتصادی اعداد و شمار کی بروقت دستیابی بے حد ضروری ہے۔ معیشت کے مختلف شعبوں میں ہونے والی تازہ ترین پیش رفت سے متعلقہ فریقوں کو آگاہ رکھنے کے لیے اسٹیٹ بینک متعدد جائزہ رپورٹیں اور شماریاتی خبرنامے شائع کرتا ہے۔ شعبہ شماریات کئی معاشی متغیرات کے متعلق مستند اور قابل اعتماد اعداد و شمار مرتب اور شائع کرتا ہے جنہیں اسٹیٹ بینک کے جائزوں اور یومیہ، ہفتہ وار، ماہانہ، ششماہی و سالانہ بنیادوں پر شائع ہونے والی مطبوعات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ مطبوعات اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر بھی دستیاب ہیں۔ یہ شعبہ پاکستان میں زر و بینکاری اور ادائیگیوں کے توازن کے اعداد و شمار کا بنیادی ماخذ ہے۔ یہ شعبہ انفرادی کمپنی/ادارے کے سالانہ مالی بیان کے تجزیے کی بنیاد پر ملک کے مالی و غیر مالی شعبوں کی کارکردگی کا تجزیہ بھی کرتا ہے۔ اس تجزیے کو سالانہ مطبوعات کی صورت میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔

1.10 لائبریری خدمات

اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی لائبریری ایس بی پی، بینکاری وکاروباری برادری کو مطلوب تحقیقی ضروریات کی تکمیل اور معلومات فراہم کرتی ہے۔ یہ ملک کی اہم لائبریریوں میں شامل ہے۔ اس کے اراکین کی تعداد 5000 سے زائد ہے جن میں ایس بی پی، نجی بینکوں، سرکاری ونجی کمپنیوں، بیمہ کمپنیوں، بروکریج ہاؤسز، میڈیا اور کئی بزنس اسکولوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں۔

مالی سال 09-2008ء کے لیے لائبریری کا طویل مدتی ہدف یہ تھا: تحقیق اور اسکالرشپ میں کی جانے والی مدد میں بہتری لانا اور معیاری معلوماتی وسائل تک رسائی اور اعلیٰ معیار کی تعلیم و تحقیق کے لیے انفرااسٹرکچر فراہم کرنا۔ 28 اگست 2008ء کو لائبریری کو شعبہ تربیت و پرداخت سے علیحدہ کرکے ایم پی آر کلسٹر میں ضم کردیا گیا، چنانچہ لائبریری کو انتظامی خودمختاری دینے سے یہ ہدف زیادہ سہل الحصول ہوگیا۔ اب یہ شعبہ براہ راست اقتصادی مشیر کو رپورٹ کرتا ہے۔ مالی سال 09-2008ء کے دوران لائبریری کی اہم کامیابیاں درج ذیل ہیں:

کتب میں اضافہ اسٹیٹ بینک میں مسلسل اور جدید تحقیق کے لیے لائبریری میں کتابوں کے مجموعے میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔ لائبریری میں کتابوں کا ای کلیکشن بھی دستیاب ہے جس میں الیکٹرانک کتابیں، الیکٹرانک جرائد اور آن لائن شماریاتی ڈیٹا بیس شامل ہے۔ ای لائبریری تک رسائی کے لیے الیکٹرانک کتابوں کے ڈیٹا بیس میں 41,800 کتابیں ایسی ہیں جن کا مکمل متن دستیاب ہے اور یونیورسٹی آف شکاگو پریس کی طرف سے شائع کیے گئے 54 شکاگو جرنلز ہیں جن کا ہائیر ایجوکیشن کمیشن کے ذریعے مفت انتظام کیا گیا ہے۔ اسی طرح آئی ایم ایف کی ای لائبریری اور آن لائن شماریاتی ڈیٹا بیس بشمول ادائیگیوں کے توازن کی شماریات، شماریاتی تجارت کی سمت، حکومتی فنانس شماریات اور انٹرنیشنل فنانس شماریات کی سبسکرپشن مفت ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے لیے جے ایس ٹی او آر کے جرائد کی سبسکرپشن کی نرخ کافی کم ہیں اس میں 9 مختلف زمروں کے تحت 1000 جرائد ہیں۔ لائبریری کے ڈیجیٹل کلیکشن میں امریکن اکنامک ایسوسی ایشن، آرگنائزیشن آف اکنامک کارپوریشن لمیٹڈ ڈیولپمنٹ اور ویسٹرن اکنامک ایسوسی ایشن کے آن لائن جرائد شامل ہیں۔ اسلامی بینکاری برادری کی تحقیق کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اسلامی بینکاری ومالیات پر اسلامی مالیاتی معلوماتی خدمات ایک پورٹل آن لائن معلومات کے حصول کا ذریعہ ہے۔ لائبریری میں پرنٹ کلیکشن بھی دستیاب ہے اور اس میں 2300 نئی کتب کا اضافہ کیا گیا ہے (دیکھئے **شکل 1.7**) جس میں سے 514 کتابیں امدادی بنیادوں پر دی گئی ہیں۔ سبسکرپشن کی فہرست میں 24 نئے جرائد (بشمول 9 مقامی اور 15 غیر ملکی) شامل کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف کمپنیاں، مرکزی بینک، نجی بینک اور ملکی مالی اداروں کی اشاعت کی طویل فہرست بھی موجود ہے جو کہ مفت یا مبادلے کی بنیاد پر دستیاب ہیں۔

شکل 1.7: کتابوں کے حصول کی سطح

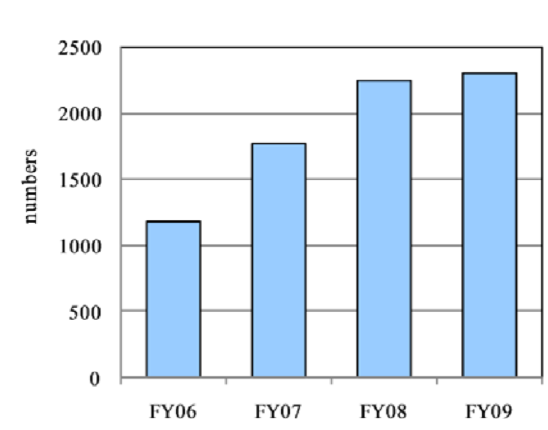

فہرست کتب وحوالہ جاتی خدمات: لائبریری وسائل کے مؤثر استعمال کے لیے نئی آمدہ کتابوں کا ماہانہ خبرنامہ اور ان کی فہرست ایس بی پی کی ویب سائٹ اور الیکٹرانک بورڈ پر جاری کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ ای میل کے ذریعے پورے بینک میں اطلاع دی جاتی ہے۔ لائبریری میں موجود تمام مطبوعات کی مناسب طریقے سے فہرست سازی کی گئی ہے اور پورٹل لائبریری کے ذریعے انہیں بروقت تلاش کیا جاسکتا ہے (دیکھئے **شکل 1.8**)۔ لائبریری کی ریفرنس ڈیسک پر موجود اہلکاران گنت سوالوں کا جواب دیتے ہیں اور مواد کی تلاش اور لائبریری کے استعمال کے بارے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ ایس بی پی میں نئے آنے والے ملازمین، انٹرنیز اور خاص موقعوں پر آنے والے افراد کے لیے سارا سال دورے منعقد کیے جاتے ہیں۔ آن لائن ڈاکیومنٹ ڈیلیوری سروس کے ذریعے 500 سے زائد مضامین کی طلب پوری کی گئی ہے۔

ارکان کو کتابوں کا اجرا: بار کوڈ ٹیکنالوجی کے نفاذ سے نشر و اشاعت کے معاملات کافی مؤثر ہوگئے ہیں۔ لائبریری نے 22,473 کتابیں اراکین کو جاری کیں جبکہ گذشتہ سال 2008ء میں 17,105 کتابیں جاری کی گئی۔ جاری کردہ کتابوں میں اس سال 30 فیصد اضافہ ہوا (دیکھیئے **شکل 1.9**)۔ کُل کتابوں میں سے 3084 کتابیں بیرونی اراکین کو جاری کی گئی۔ اراکین کو کتابوں کی میعاد کی تجدید کے لیے یومیہ بنیاد پر نوٹس جاری کیے جاتے ہیں۔ لائبریری اراکین کے لیے پیشگی بکنگ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ اراکین کی طلب پوری کرنے کے لیے دیگر لائبریریوں کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں۔

رکنیت و آمد: 09-2008ء کے دوران 283 نئے اراکین کا اندراج کیا گیا جس میں ایس بی پی کے 115 ملازمین، 66 انٹرنیز اور 102 بیرونی افراد شامل ہیں (دیکھیئے **شکل 1.10**)۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں نئے ارکان کی تعداد میں معمولی کمی واقع ہوئی ہے۔ 09-2008ء میں لائبریری آنے والوں میں اضافہ دیکھا گیا، 30,239 افراد نے لائبریری کا دورہ کیا جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد 21,044 تھی۔

خصوصی ترقیاتی منصوبے: لائبریری کے وسائل تک رسائی میں اضافہ کرنے کے لیے دو ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا گیا جنہیں زیر جائزہ مدت کے دوران کامیابی کے ساتھ مکمل کر لیا گیا۔ یہ منصوبے درج ذیل ہیں:

طبع شدہ پُشتے چسپاں کرنا: لائبریری میں رکھی گئی کتب کی بہتر نمائش کے لیے طبع شدہ پُشتے تیار کر کے انہیں تمام کتابوں پر چسپاں کر دیا گیا۔ ہاتھ سے لکھے گئے پشتوں کی بہ نسبت معیاری سائز کے یہ طبع شدہ پشتے زیادہ پائیدار ہیں اور واضح نظر آتے ہیں۔ اس طرح لائبریری کے عملے کو کتابوں کے انتظام میں آسانی ہو گئی ہے۔ اسی طرح لائبریری استعمال کرنے والے زیادہ آزادی اور سہولت کے ساتھ کتابوں کو تلاش کر سکتے ہیں۔

لائبریری کی معلومات اور انتظام کے نظام میں بہتری: لائبریری کے پورے نظام کے ڈیزائن اور وظائف کے تنقیدی جائزے میں کئی نقائص سامنے آئے جن کو دور کرنے کے لیے شعبہ اطلاعاتی نظام اور ٹیکنالوجی سے رابطہ کیا گیا۔ کئی نئے فارمز، رپورٹس اور خودکار نوٹسز کو نظام میں شامل کیا گیا ہے جس سے یہ زیادہ بہتر اور استعمال میں آسان ہوگیا۔

شکل 1.8: کتابوں کی اشاریہ وفہرست سازی

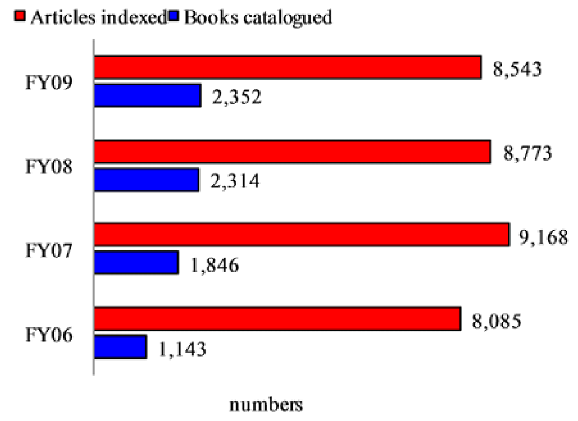

شکل 1.9: کتابوں کا اجرا

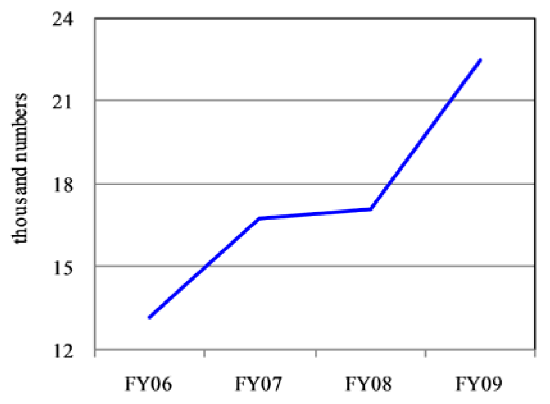

شکل 1.10: رکنیت وآمد کا رجحان

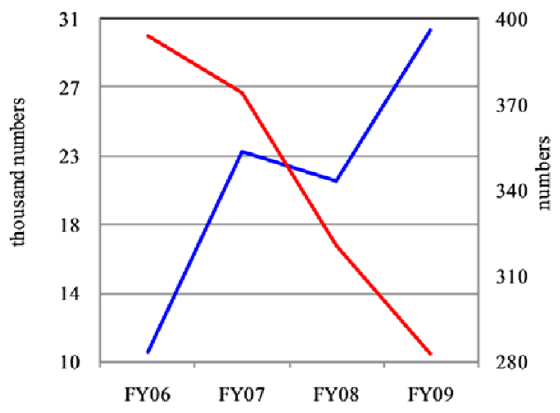

لائبریری کے سالانہ بزنس پلان کے مقاصد کے لحاظ سے مالی سال 09ء کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ گذشتہ چار برسوں میں لائبریری کی کارکردگی کا تفصیلی خلاصہ **جدول 1.5** میں دیا گیا ہے۔

لائبریری اپنے اراکین کو ہر ممکن خدمات فراہم کرنے کے لیے سخت جدوجہد کررہی ہے۔ لائبریری نے اگلے برسوں میں معیاری معلومات کی فراہمی کے ذریعے ایک باشعور معاشرہ تشکیل دینے کا عزم کررکھا ہے۔

جدول 1.5: لائبریری خدمات کے چارسال کا تقابل

آپریشنل شعبے			م س06ء	م س07ء	م س08ء	م س09ء
خریداری	کتابیں	خریدی گئی	640	1,232	1875	1785
		عطیہ دی گئی	540	541	367	514
	جاری کیے گئے مجلّے		4,386	4,303	4516	5696
تکنیکی پروسیسنگ	کتابوں کی فہرست سازی		1,143	1,846	2314	2352
	مضامین کی فہرست سازی		8,085	9,168	8773	8543
سرکولیشن	اسٹیٹ بینک کے ملازمین		10733	13765	14475	19219
کتابوں کے اجرا کی تعداد	بیرونی افراد		2470	3012	2630	3254
رکنیت	اسٹیٹ بینک کے ملازمین		109	155	140	115
نئے ارکارن کی تعداد	بیرونی افراد		285	219	181	168
آمد	اسٹیٹ بینک کے ملازمین		5137	12242	10571	15010
آنے والوں کی تعداد	بیرونی افراد		5401	10572	10473	15229